ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

عہدِ رسالت میں متفرق مناصب پر تعیناتی اور قبائلی نظامِ عرب۔۔۔ تحقیقی مطالعہ

Wajeeha Saeed
(PhD scholar, institute of Islamic studies, university of the Punjab, Lahore.
wajeehasaeed58@gmail.com
Dr Sabahat Afzal
Assisstant Professor, institute of Islamic studies, university of the Punjab, Lahore.
sabahat.is@pu.edu.pk

Abstract:
Before the advent of the Prophethood of the Prophet Muhammad ﷺ, tribal prejudice in Arab society had reached an extreme level. The social structure of the Arabs was based on tribal solidarity and kinship. During the Age of Ignorance, it was essential for a person to belong to an influential tribe in order to be considered honorable. Even the official positions and offices of the city-state of Makkah were assigned only to those who belonged to one of the clans of Quraysh. Likewise, in matters of military leadership, diplomacy, and all other important affairs, tribal affiliation was given special consideration.
In that period, individuals possessed little personal status of their own; rather, the tribe itself served as the primary source of a person's identity and recognition. Islam reformed this concept by teaching the principle of equality and declaring piety (taqwa) as the sole criterion of honor and superiority. Keeping this principle in view, the Prophet Muhammad ﷺ established equality among the Companions without discrimination based on tribal affiliation. He assigned various responsibilities to them by considering their abilities, particularly their qualities in diplomacy, military command, and defense.

Key words: Seerah, Prophet Hazrat Muhammad (S.A.W), Tribal system, Islamic History, Companions of the Prophet, Impartiality.

تمہید:

بعثتِ نبوی ﷺ سے قبل عرب معاشرے میں قبائلی تعصب انتہا درجے کا تھا۔ عربوں کی قبائلی عصبیت اور قرابت ہی ان کے سماجی نظام کی بنیاد تھا۔ زمانہ جاہلیت میں کسی بھی شخص کے معزز ہونے کے لیے ضروری تھا کہ وہ کسی بااثر قبیلے کا فرد ہو۔ یہاں تک کہ مکہ کی شہری ریاست کے عہدے و مناصب پر صرف ان لوگوں کو تعینات کیا جاتا جن کا تعلق قریش کی کسی شاخ سے ہوتا۔ اسی طرح لشکر کی قیادت و سفارت غرض یہ کہ تمام اہم امور میں قبیلہ سے تعلق کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا۔ افراد کی اپنی ذاتی کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ قبیلہ ہی اس کی پہچان کا ذریعہ تھا۔ اسلام نے اس نظریے کی اصلاح کرتے ہوئے مساوات کا درس دیا اور عزت و برتری کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دیا۔ اسی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے قبائل سے تعلقات کا فرق کیے بغیر مساوات کو قائم رکھتے ہوئے اور صحابہ کرامؓ کو ان کی بہترین سفارت، لشکری و دفاعی قیادت کی خوبیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف ذمہ داریاں سپرد کیں۔ اس تحقیقی مطالعہ میں ان صحابہ کرامؓ کا ذکر کیا جائے گا جنھیں نبی کریم ﷺ نے متفرق مناصب سپرد کیے جو مہاجرین و انصار کے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔

سلطنتِ مدینہ کی حدود میں وسعت کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس سے پہلے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں کی نگرانی آپ ﷺ خود فرماتے۔ اب نبی کریم ﷺ نے کچھ ذمہ داریاں اپنے قابل اور ہونہار صحابہ اور سپاہیوں میں تقسیم کیا جو تمام معاملات میں آپ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرتے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے چند صحابہ کو مختلف اقوام و سلاطین کے پاس سفیر بنا کر بھیجا جو آپ ﷺ کا پیغام ان اقوام تک لے کر گئے۔[1]

صلح حدیبیہ کے بعد چونکہ قریش مکہ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو اطمینان حاصل ہو چکا تھا کہ اب وہ حملہ نہیں کریں گے۔ فرمایا اب قریش ہم پر حملہ کرنے کے قابل نہیں رہے تو نبی کریم ﷺ نے سلطنتِ مدینہ کی حدود سے باہر کی اقوام و قبائل کے سرداران کو اسلام کی دعوت کی غرض سے صحابہ کرامؓ کو بطور سفیر روانہ کیا۔

سفراءِ رسول:

نبی کریم ﷺ نے مختلف قبائل کی طرف جو سفیر بھیجے ان میں سلیط بن عمرو، نعیم بن مسعود، عمرو بن العاص، حارث بن ازدی، عمرو بن امیہ، علاء بن حضرمی، عمرو بن حزم، حاطب بن ابی بلتعہ، دحیہ کلبی، عبداللہ بن حذافہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنھم قابل ذکر ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۱)سلیط بن عمروؓ:

علامہ ابن عبدالبرؒ نے ان کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے:**سليط بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالك بن حسل ابن عامر بن لؤي القرشي العامري** .[2]

سلیط بن عمرو کا تعلق قریشی قبیلہ سے تھا۔ ہوذہ بن علی حنفی کے پاس خط لے کر گئے۔ آپؓ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو آغاز اسلام میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر، احد و خندق میں شرکت فرمائی۔[3]

۲)حضرت نعیم بن مسعودؓ:

ابن حجر عسقلانیؒ نے ان کا شجرہ نسب یہ بیان کیا ہے:**نعيم بن مسعود بن عامر بن أنيف بن ثعلبة بن قنفذ بن هلال بن حلاوة بن سبيع بن بكر بن أشجع أبو سلمة الغطفاني الأشجعي** .[4]

آپؓ کا تعلق قبیلہ اشجع سے ہے۔ غزوہ احزاب میں قریش، قریظہ، غطفان کے پاس سفیر بن کر گئے۔ آپ کا شمار زیرک انتہا درجے کی فہم و فراست رکھنے والے افراد میں ہوتا ہے۔ احزب کے موقع پر نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف اپنے قبیلے کے ساتھ نکلے مگر رسول اللہ ﷺ سے شناسائی کی بناء پر اسلام سے متاثر ہوئے غزوۂ احزاب میں کامیاب سفارت کاری کے بعد اسلام کی اعلانیہ تبلیغ شروع کی۔ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ بنو اشجع کو آمادہ کیا پھر غزوہ تبوک میں اپنے قبیلے کو آمادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیں۔[5]

۳)حضرت عمروؓ بن العاص:

حضرت عمرو بن العاص آپؓ انتہائی ذہین، قابل اور تدبر و حکمت سے مالا مال تھے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعيد بن سهم بن عمرو بن هصيص بن كعب بن لؤي القرشي السهمي**[6]

آپؓ کا خاندان بنو سھم تھا جو کہ زمانہ جاہلیت سے ہی معزز تھا۔ مقدمات کے فیصلے کرنے کا عہدہ آپؓ کے خاندان میں تھا۔ دہاۃ العرب میں سے ایک ہیں۔[7]

۴)حضرت حارث بن عمیر اسدی:

آپؓ کا نام حارث ہے والد کا نام عمیر ہے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ ازد ہے۔ حضرت حارث بن عمیر ازدی اسلام کے پہلے سفیر ہیں جو دوران سفارت شہید ہوئے۔ حضرت حارثؓ کی شہادت کی خبر ملی تو نبی پاک ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کی سربراہی میں ایک فوجی مہم روانہ کی اسی میں حضرت زید اور حضرت جعفر طیار شہید ہوئے۔[8]

۵)حضرت عمرو بن امیہ:

عمرو بن امیہ بن امیہ بن خالد بن عبداللہ۔ آپؓ رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس دعوت اسلام کا خط لے جانے کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔ آپؓ بنو کنانہ سے ہیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یوں ہے: **عمرو ابن أمية ابن خويلد بن عبد الله بن إياس بن عبد بن ناشرة بن كعب بن جدي بن ضمرة بن بكر بن عبد مناة بن علي بن كنانة أبو أمية الضمري**[9]

۶)حضرت علاء حضرمیؓ:

آپؓ کا شجرہ نسب حضرت **علاء حضر می بن عبداللہ حضرمی بن ضماء بن سلمه بن اكبر** ہے۔ حضرت علاء نسل کے اعتبار سے حضرمی اور وطن کے اعتبار سے یمنی تھے۔ آپؓ کے والد عبداللہ حرب بن امیہ کے حلیف کی حیثیت سے مکہ میں قیم تھے۔ آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کیا۔[10]

۷)حضرت حاطب بن ابی بلتعہ:

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کی کنیت اُبو محمد یا اُبو عبداللہ تھی۔ لخم بن عدی کے خلیف تھے۔ بعض کے نزدیک نسل اعتبار سے قحطانی ہیں اور یمن ان کا آبائی وطن ہے جبکہ مکہ میں حلف یا غلامی کی وجہ سے مقیم تھے۔ حاکم مصر مقوقس کے پاس سفیر بن کر گئے۔[11]

۸)حضرت دِحیہ کلبیؓ:

حضرت دحیہ کلبی خوبصورت اور نہایت دلکش صحابی تھے۔ جن کا تعلق بنو کلب سے تھا۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے:**دحية بن خليفة بن فروة بن فضالة بن زيد بن امرئ القيس بن الخزرج**

آپؓ قیصر روم کے پاس نبی کریم ﷺ کا پیغام لے کر گئے۔ آپؓ نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی غزوہ تبوک میں انہیں مجاہدین کے ایک دستے کا سپہ سالار مقرر کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگ یرموک میں شامل تھے۔[12]

۹)حضرت عبداللہ بن حذافہؓ سہمی:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کا تعلق بنو سہم سے ہے۔ آپؓ کا شمار مہاجرین الاولین میں ہوتا ہے۔ ہجرتِ حبشہ میں بھی شریک تھے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو شاہ ایران کسریٰ تک پیغام حق لے جانی کی ذمہ داری عطا ہوئی۔ الکمال فی اَسماء الرجال میں آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبد الله بن حُذافة بن قَيْس بن عدي بن سعد بن سَهْم بن عمرو بن هُصَيْص القُرَشِي السَّهْمي.**[13]

۱۰) حضرت عثمان بن عفانؓ:

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفانؓ کی کنیت اُبو عبداللہ اور اُبو عمر ہے۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفانؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو امیہ سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عثمان" بن عفان بن أبي العاص بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف القرشي**[14]

صلح حدیبیہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کے سفیر کی حیثیت سے قریش مکہ کے پاس گئے۔ آپؓ کی شہادت کی بے بنیاد خبر بیعتِ رضوان کی بنیاد بنی۔[15]

➢ **شعبہ خطوط کے ذمہ داران:**

قرآن و سنت کی تحریری حفاظت صحابہ کرامؓ کا اعزاز ہے جس کا مقصد دین اسلام کی خدمت کا جذبہ تھا۔ عہد نبوی ﷺ میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہیں تھا لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے کتابت سیکھنے اور سکھانے کا حکم دیا تو اس پہ خصوصی توجہ دی گئی۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد عرب کے دیگر بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کا وقت آیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں خطوط ارسال کرنے کا ارادہ فرمایا۔ یہ خطوط لکھنے کی ذمہ داری صحابہ کرامؓ کے سپرد تھی جن میں تین صحابہ کرامؓ کا ذکر ملتا ہے زید بن ثابت، امیر معاویہ بن سفیان، عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنھم۔

۱) حضرت زید بن ثابتؓ:

حضرت زید بن ثابتؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **زيد بن ثابت بن الضحاك بن زيد بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالك بن النجار أبو سعيد وأبو خارجة الأنصاري الخزرجي النجاري المقرئ.**

کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابتؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کی آمد پر اسلام قبول کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت زید کو یہود کی زبان نصف ماہ سے بھی کم وقت میں سیکھی۔ کتابت میں ماہر تھے۔ آپؓ کا شمار کاتبین وحی میں ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں جمع قرآن کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کی خدمات لی گئیں۔[16]

۲) حضرت امیر معاویہؓ:

حضرت امیر معاویہؓ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو امیہ سے ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کاتبینِ وحی میں شامل ہیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف القرشي الأمويّ.**[17]

۳) حضرت عبداللہ بن ارقمؓ:

حضرت عبداللہ بن ارقمؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبد الله بن الأرقم بن عبد يغوث بن وهب بن عبد مناف بن زهرة ابن كلاب القرشي الزهري**

کتابت کے معاملے میں ان کی امانت پر نبی کریم ﷺ کو اس قدر اعتماد تھا کہ جب نبی پاک ﷺ حضرت عبداللہ بن ارقم کو کسی بادشاہ کی طرف خط لکھنے کا حکم دیتے اور حضرت عبداللہ اسے لکھنے کے بعد مہر لگا کر بند کر دیتے تو نبی پاک ﷺ اس کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے۔ آپؓ نے نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے لیے کتابت کی خدمات سرانجام دیں۔[18]

غزوات میں مدینہ منورہ کے حاکمین:

غزوات کے لیے روانگی کے وقت نبی کریم ﷺ مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرماتے جو کہ انتظامی معاملات کے ساتھ ساتھ مدینہ کی حفاظت کا بھی اہتمام کرتے۔ یہ حکام یا نائبین کسی ایک خاص قبیلہ سے نہیں تھے بلکہ موقعہ کی مناسبت سے مختلف غزوات میں مختلف صحابہ کرام کو مدینہ پر حاکم مقرر کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) حضرت سعد بن عبادہؓ:

غزوۂ ابواء: غزوۂ ابواء کے موقعہ پر حضرت سعد بن عبادہؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ حضرت سعد بن عبادہؓ انصاری قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **سعد بن عُبادة بن دُلَيْم بن حارثة بن خَزِيمة بن ثعلبة بن طَرِيف بن الخزرج بن ساعِدَة بن كعب بن الخزرج الأكبر الخزرجي الأنصاري، سيد الخزرج**[19]

۲) حضرت سعد بن معاذؓ:

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بواط میں حضرت سعد بن معاذؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت سعد بن معاذؓ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **سعد بن معاذ بن النعمان بن امرئ القيس بن زيد بن عبد الأشهل بن جشم بن الحارث بن الخزرج بن النّبيت بن مالك بن الأوس الأنصاريّ الأشهليّ**[20]

۳) حضرت زید بن حارثہؓ:

غزوۂ صفوان اور غزوۂ مریسیع میں حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ ۹ دفعہ مختلف مہمات کی طرف بھیجا۔ حضرت زید بن حارثہؓ کا تعلق بنو قضاعہ کی شاخ بنو کلب سے ہے۔ آپؓ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **زيد بن حارثة بن شَرَاحيل بن كعب بن لؤي بن عبد العُزَّى بن امرئ القيس**[21]

۴) حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسدؓ:

غزوۂ ذی العشیرہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔[22] حضرت ابو سلمہؓ کا تعلق قبیلہ بنو مخزوم سے تھا۔ آپؓ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **أبو سلمة بن عبد الأسد بن هلال بن عبد الله بن عمر بن مخزوم القرشي المخزومي** [23]

۵) حضرت ابو لبابہ بن منذرؓ:

غزوۂ بدر میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو لبابہ بن منذرؓ کا مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔[24] حضرت ابو لبابہؓ بن عبد المنذر انصاری کا نام بشیر بن عبد المنذر ہے۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے ہے۔ غزوۂ قینقاع اور غزوۂ سویق میں بھی نبی کریم ﷺ نے آپؓ کو حاکم مدینہ مقرر کیا۔[25]

۶) حضرت عبد اللہ بن ام مکتومؓ:

غزوۂ بدر میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن ام مکتومؓ کو امامت کے فرائض سپرد کیے۔ ابن سعدؒ کے بقول ۱۳ غزوات میں نبی کریم ﷺ نے انہیں نیابت سونپی۔[26] غزوۂ احد، غزوۂ حمراء الاسد، غزوۂ بنو نضیر، غزوۂ قریظہ، غزوہ خندق، غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف میں عبد اللہ بن ام مکتوم مدینہ کے حاکم مقرر ہوئے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے الاصابہ میں امام بخاریؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام **عبد الله بن عمرو بن شريح بن قيس بن زائدة بن الأصم، من بني عامر بن لؤيّ** ہے۔ ان کا نام عمرو بھی بتایا گیا ہے جبکہ ابن حجرؒ نے ان کا نام عبد اللہ بن زائدہ بن الاصم ذکر کیا ہے جو کہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہیں۔ آپؓ کا تعلق قریش کی شاخ بنو عامر سے ہے۔[27]

۷) حضرت سباع بن عرفطہ غفاریؓ:

غزوۂ بنی سلیم، دومۃ الجندل اور غزوۂ خیبر میں نبی کریم ﷺ نے حضرت سباع بن عرفطہ غفاریؓ کو نیابت سونپی۔ آپؓ کا تعلق بنو غفار سے ہے۔[28]

۸) حضرت عثمان بن عفانؓ:

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ ذات الرقاع میں حضرت عثمان بن عفانؓ کو مدینہ کا حاکم بنایا۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفانؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو امیہ سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عثمان" بن عفان بن أبي العاص بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف القرشي**[29]

۹) حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ:

غزوۂ بدر الصغریٰ میں نیابت کے فرائض حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نے سرانجام دیے۔[30] آپؓ کا تعلق قبیلہ خزرج سے ہے۔ خزرج کے ۹ نقباء میں بھی شامل تھے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبد الله بن رواحة بن ثعلبة بن امرئ القيس بن عمرو بن امرئ القيس الأكبر بن مالك الأغر بن ثعلبة بن كعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج الأنصاري الخزرجي**[31]

۱۰) حضرت عتاب بن اسیدؓ:

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں حضرت عتاب بن اسیدؓ نے نیابت کے فرائض سپرد کیے۔ آپؓ کا تعلق بنو امیہ سے ہے۔ آپؓ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے اور سلسلہ نسب یہ ہے: **عَتَّاب بن أَسِيد بن أبي العِيص بن أمية ابن عبد شمس**[32]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۱۱)حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ:

حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کا سلسلہ نسب **محمد بن مسلمة بن سلمة بن خالد بن عدي بن مجدعة بن حارثة بن الخزرج بن عمرو بن مالك الأوسيّ الأنصاريّ الأوسيّ الحارثي** ہے۔ آپؓ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو سعید ہے۔ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ قرقرۃ الکدر میں آپؓ کو حاکم مقرر کیا۔ بعض کے نزدیک غزوۂ تبوک میں بھی حاکم بنے۔[33]

سرایا میں امراء کا تقرر:

نبی کریم ﷺ نے مختلف مقامات پر صحابہ کرامؓ کو فوجی مہمات پر مامور کیا۔ جن میں سریہ حمزہ، عبیدہ بن حارث، سعد بن ابی وقاص، غزوہ ابواء، ذوی العشیرہ، نخلہ، ابو سلمہ، عبداللہ بن انیس، عکاشہ، محمد بن سلمہ، ابو عبیدہ بن الجراح، زید بن حارثہ، عبدالرحمٰن بن عوف، زید بن ثابت، زید بن حارثہ، کرز بن جابر فہری، ذات السلاسل، عمر بن الخطاب، بشیر بن سعد انصاری، بشیر بن سعد، ابن حداد الاسلمی، علی بن ابو طالب شامل ہیں۔

سریہ حمزہ:

نبی پاک ﷺ نے حضرت حمزہؓ کو ۳۰ مہاجرین کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ ایک قول کے مطابق تمام انصاری تھے۔ یہ اسلام کا سب سے پہلا سریہ تھا۔[34] آپؓ کا نام **حمزة بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف القرشي الهاشمي** ہے۔ آپؓ نبی کریم ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں۔ حضرت حمزہؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔[35]

سریہ عبیدہ بن الحارثؓ:

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے آٹھ ماہ بعد ۶۰ مہاجرین کا ایک دستہ حضرت عبیدہ بن الحارث کی قیادت میں بھیجا۔[36] آپؓ کا نام عبیدہ بن الحارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی القرشی اور کنیت اَبو حارث ہے۔ آپؓ کا تعلق قریشی قبیلہ سے ہے۔[37]

سریہ سعد بن ابی وقاصؓ:

ذیقعد ایک ہجری میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو نبی کریم ﷺ نے ۸ یا ۲۰ مہاجرین کے ساتھ قریش کے ایک جماعت کے تعاقب میں بھیجا اس کے علمبردار مقداد بن عمرو تھے۔ غزوہ بواط غزوہ بواط میں علمبردار سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔[38] آپؓ کا سلسہ نسب **سعد بن أبي وقاص مالك بن أُهيب بن عبد مَنَاف بن زُهْرة بن كِلاب بن مُرَّة بن كَعْب بن لؤي بن غالِب القُرَشِي** ہے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔[39]

سریہ عبداللہ بن جحشؓ الاسدی:

رجب دو ہجری میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کی قیادت میں سریہ روانہ کیا آپؓ کے ساتھ ۸ مہاجرین تھے۔[40] آپؓ کا سلسلہ نسب عبداللہ بن جحش، ابن رئاب بن یعمر بن صبرۃ ہے۔ آپؓ اسلام کے پہلے امیر ہیں۔[41]

سریہ زید بن حارثہؓ:

سرداران قریش کا قافلے قافلہ تجارتی مال لے کر عراق کے راستے روانہ کیا۔ نبی کریم ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو ۱۰۰ سوار دے کر ان کا راستہ روکنے بھیجا۔[42] حضرت زید بن حارثہؓ کا تعلق بنو قضاعہ کی شاخ بنو کلب سے ہے۔ آپؓ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔[43]

سریہ حضرت ابو سلمہؓ:

طلیحہ بن خویلد اور سلمہ بن خویلد نے بنی اسد بن خزیمہ نجد کے قبیلے کو مدینہ کے خلاف باغیانہ اقدام پر اکسانہ شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ نے ۱۵۰ مجاہدین کو اپنے پھوپھی زاد حضرت ابو سلمہؓ کی قیادت میں ان کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔[44] حضرت ابو سلمہؓ کا تعلق قبیلہ بنو مخزوم سے تھا۔ آپؓ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔[45]

سریہ عبداللہ بن انیسؓ:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

محرم چار ہجری کو نبی کریم ﷺ کو جب اطلاع ملی کہ مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے قریش کے امام پر سفیان بن خالد نخلہ میں لشکر تیار کر رہا ہے تو اپ نے ان کی سرکوبی کے لیے عبداللہ بن انیس ؓ کو بھیجا۔[46] ان کا نام عبد الله بن أنيس الجهني ہے۔ آپ ؓ کی نسبت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک آپ ؓ کا تعلق بنو قضاعہ سے بعض کے نزدیک قبیلہ جہینہ جو کہ انصار کا حلیف ہے اور بعض کے نزدیک آپ ؓ انصاری ہیں۔[47]

سریہ محمد بن مسلمہ انصاری ؓ:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے غلام عامر بن فہیرہ ؓ کو بیر معونہ میں بنو کلاب کے ایک آدمی نے قتل کر دیا۔ جس پر نبی پاک ﷺ نے محمد بن مسلمہ انصاری کی قیادت میں یک محرم کو ۳۰ سواروں کا دستہ روانہ کیا۔[48] آپ ؓ انصاری صحابی ہیں۔[49]

سریہ عکاشہ بن محصن:

ربیع الاول ۶ھ میں نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو اسد مدینہ پر حملے کی تیاری میں ہیں تو آپ ﷺ نے عکاشہ بن محصن کی نگرانی میں ایک طلایہ گرد دستہ روانہ کیا۔[50] آپ ؓ کا نام عكاشة بن محصن بن حرثان بن قيس بن مرة بن كثير بن غنم بن دودان بن أسد بن خزيمة الأسدي ہے۔ آپ ؓ کا تعلق بنو اسد سے ہے جو کہ بنو امیہ کا حلیف قبیلہ ہے۔[51]

سریہ محمد بن مسلمہ:

ربیع الاول ۶ھ میں دعوت و تبلیغ کی غرض سے محمد بن مسلمہ کی قیادت میں ایک وفد بنو ثعلبہ کی طرف بھیجا گیا۔ جب یہ وفد ذوالقصہ پہنچا تو رات کو سوتے ہوئے ان کو شہید کر دیا گیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ سخت زخمی ہوئے لیکن زندہ بچ گئے۔ ایک مسلمان اپنی پیٹھ پر لاد کر ان کو مدینہ لایا تو نبی پاک ﷺ نے مجرمین کی سرکوبی کے لیے ۴۰ سپاہیوں کے ساتھ حضرت ابو عبیدہ ؓ کو روانہ کیا۔[52]

سریہ علی بن ابی طالب:

۶ھ میں نبی کریم ﷺ کو خبر ملی بنو سعد بن بکر بنو نضیر کے بہکانے پر فوجی قوت کی تیاری میں ہے تاکہ نبی کریم ﷺ کے خلاف خیبر کے یہود کی مدد کر سکے۔ آپ ﷺ نے ۱۰۰ سپاہیوں کے ساتھ حضرت علی ؓ کو فدک روانہ فرمایا۔[53] خلیفہ چہارم حضرت علی ؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔

سریہ زید بن حارثہ:

حضرت زید بن حارثہ ؓ کی قیادت میں نبی پاک ﷺ نے مختلف دستے روانہ فرمائے۔ قبیلہ مزنیہ سے حلیمہ نامی عورت نے مخبری کر کے بنو سلیم کے مقامات کی اطلاع دی۔ نبی پاک ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ کو دستہ کے ساتھ روانہ کیا۔[54]

جمادی الاولیٰ ۶ھ میں العیص کی جانب حضرت زید بن حارثہ ؓ کا سریہ ہوا۔ نبی پاک ﷺ کو شام سے قافلے کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ کی سالاری میں ۷۰ سواروں کا دستہ روانہ کیا تاکہ ان کا راستہ روکا جا سکے۔

بنو ثعلبہ کے مفرورین کی سرکوبی کے لیے ۱۵ افراد کا دستہ حضرت زید بن حارثہ ؓ کی قیادت میں طرق بھیجا گیا۔

سفیرِ رسول ﷺ حضرت دحیہ کلبی ؓ قیصر کے دیے گئے تحفوں کے ساتھ واپس آ رہے تھے۔ وادی القری کے قریب حسمی کے مقام پر بنو جذام کے ڈاکوؤں نے ان کا سامان لوٹ لیا۔ حضرت دحیہ ؓ نے مدینہ پہنچ کر جب نبی پاک ﷺ کو اطلاع دی تو نبی کریم ﷺ نے ۶ھ میں حضرت زید بن حارثہ ؓ کی قیادت میں ۵۰۰ صحابہ کو روانہ کیا۔[55]

سریہ کرز بن جابر فہری:

بنو ثعلبہ کے مالِ غنیمت میں نبی کریم ﷺ کے حصہ میں یسار نامی غلام آیا۔ آپ ﷺ نے اسے اونٹ چرانے کی غرض سے چراگاہ میں بھیجا۔ قبیلہ بجیلہ کے کچھ لوگ مدینہ آ کر مسلمان ہوئے تو آب و ہوا کی تبدیلی کے باعث بیمار ہو گئے۔ ان کی صحت کی بحالی کے لیے کھلی چراگاہ اور سرکاری اونٹوں سے دودھ کا انتظام کیا گیا۔ صحت بحال ہونے پر شکر گزاری کی بجائے چرواہے کو پکڑ کر اس کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیرنے کے بعد بے دردی سے قتل کیا اور سب اونٹ لے کے بھاگ گئے۔ ان کی گرفتاری کے لیے نبی پاک ﷺ نے شوال ۶ھ میں ۲۰ سوار کرز بن جابر فہری ؓ کے ساتھ روانہ کیے۔[56]

ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔ آپ ؓ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو فھر سے ہے۔ آپ ؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **كرز بن جابر بن حسيل بن لاحب بن حبيب بن عمرو بن شيبان بن محارب بن فهر بن مالك القرشي الفهري**[57]

علامہ ابن القیم جوزی ؒ نقل کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر سے واپسی پر نبی کریم ﷺ نے شوال تک مدینہ منورہ میں ہی قیام کیا اور اس دوران متعدد سرایا روانہ فرمائے جن میں درج ذیل شامل سرایا ہیں:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سریہ ابو بکر صدیقؓ:

صلح حدیبیہ اور خیبر کی فتح کے بعد نبی پاک ﷺ نے غزوہ خندق میں چڑھائی کرنے والے قبیلوں کی سرکوبی کا آغاز کیا۔ ایک سریہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قیادت میں بنو کلاب یعنی بنو فزارہ کی طرف روانہ کیا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ بھی ہمراہ تھے۔[58] خلیفۂ اول امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیقؓ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو تیم سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبد الله بن أبي قُحَافَة عثمان بن عامر ابن كعب التيمي القرشي**.[59]

سریہ عمر بن الخطابؓ:

حضرت عمر بن خطابؓ کی سالاری میں ایک سریہ شعبان ۷ھ میں ہوازن کی طرف روانہ کیا گیا۔[60] امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ کا تعلق قریش کی شاخ بنو عدی سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عمر بن الخطاب ابن نقيل بن عبد العزى بن رباح بن عبد الله بن قرط بن رزاح بن عدي بن كعب القرشي العدوي**[61]

سریہ عبداللہ بن رواحہؓ:

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی نگرانی میں ۳۰ سواروں کا دستہ یسیر بن رزام یہودی کی طرف روانہ کیا جن میں عبداللہ بن انیسؓ بھی شامل تھے۔[62] حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا تعلق انصاری قبیلہ خزرج سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبد الله بن رَوَاحة بن ثعلبة بن امرئ القيس بن عمرو بن امرئ القيس الأكبر الخزرج الأنصاري**[63]

سریہ بشیر بن سعد الانصاریؓ:

فدک میں حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ کی نگرانی میں ۳۰ سواروں کا دستہ بنو سرہ کی طرف بھیجا گیا۔[64] حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ نے سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کی۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ سے ہے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **بشير بن سعد بن ثعلبة بن الجلاس الخزرجي الانصاري**[65]

سریہ اسامہ بن زیدؓ:

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر جہینہ کے خلاف روانہ کیا جس میں حضرت اسامہ بن زیدؓ بھی تھے۔[66] حضرت اسامہ بن زیدؓ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے بیٹے ہیں۔ آپؓ کا تعلق بنو کلب سے ہے اور سلسلہ نسب یہ ہے: **أسامة بن زيد بن حارثة بن شراحيل بن كعب بن عبد العزي الكلبي**.[67]

سریہ بشیر بن سعدؓ:

حضرت بشیر بن سعدؓ کو ۳۰ افراد کے ہمراہ شعبان ۷ھ میں فدک کے قریب بنو مرہ کی طرف بھیجا گیا۔ بشیرؓ نے بڑی جانبازی سے ان کا مقابلہ کیا۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ سے ہے۔

سریہ غالب بن عبداللہؓ:

رمضان ۷ھ میں غالب بن عبداللہ کی امارت میں ۱۳۰ افراد حرقہ روانہ ہوئے۔[68] اسی طرح صفر ۸ھ میں ۶۰ آدمی غالبؓ بن عبداللہ اللیثی کی قیادت میں بنو ملوح روانہ کیے گئے۔ صفر ۸ھ میں ہی سریہ بشیر بن سعدؓ کے انتقام کے لیے ۲۰۰ مجاہدین کا دستہ حضرت غالبؓ بن عبداللہ اللیثی کی نگرانی میں بنو مرہ کی طرف بھیجا گیا۔[69] آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **غالب بن عبد الله بن جعفر بن كلب بن عوف بن كعب بن عامر بن ليث بن بكر بن عبد مناة الكلبي ثم الليثي**.[70]

عمرۃ القضاء:

عمرۃ القضاء کے لیے حدودِ حرم تک بن ہتھیار پہنچانے کا انتظام بشیر بن سعد کی نگرانی میں کیا گیا۔ ذوالحلیفہ کے مقام پر نبی پاک ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔[71]

سریہ ابن ابی العوجا السلمیؓ:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نبی کریم ﷺ نے ذی الحجہ ۷ھ میں ابن ابی العوجا کی امارت میں ۵۰ آدمی بنو سلیم کی طرف روانہ کیے۔[72]

سریہ شجاع بن وھبؓ الاسدی:

ربیع الاول ۸ھ میں شجاع بن وھب کی امارت میں ۲۴ صحابہ کرام کا ایک دستہ بنو ہوازن کی طرف بھیجا گیا۔اس سے پہلے حضرت عمرؓ کی قیادت میں شعبان ۸ھ میں ان کی طرف ایک سریہ بھیجا گیا۔[73] آپؓ کا نام شجاع بن وهب بن ربيعة الأسدي ہے۔ آپؓ کا تعلق بنو غنم سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔[74]

سریہ کعب بن عمیر الغفاریؓ/سریہ ذات الطلاح:

۸ھ میں حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ کی قیادت میں ۱۵ آدمی قضاعہ کے نصاریٰ کی طرف روانہ کیے گئے۔

حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یکے بعد دیگرے سریہ پر روانہ کیا۔آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو غفار سے ہے۔[75]

سریہ ذات السلاسل:

۷ھ میں نبی پاک ﷺ کو خبر ملی کہ ذات السلاسل میں بنو قضاعہ مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہو رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ ۳۰۰ آدمی بھیجے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے رافع بن کلیب کے ذریعے مدینہ حالات کی تفصیلی خبر دی تو نبی پاک ﷺ نے ایک فوج ترتیب دی جس میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی شامل تھے جبکہ لشکر کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو مقرر کیا۔[76]

سریہ موتہ:

صلح حدیبیہ کے بعد دعوتِ اسلام کے لیے جو مختلف وفود روانہ کیے گئے ان میں سے ایک وفد رئیس بلقاء شرحبیل بن عمرو کی طرف بھیجا گیا۔اس کا خط حضرت حارث بن عمیرؓ لے کر گئے تھے جن کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے قصاص کے لیے نبی پاک ﷺ نے جمادی الاول ۸ھ میں ۳۰۰۰ کا لشکر روانہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سریہ کا امیر حضرت زید بن حارثہؓ کو بنایا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر طیارؓ کو امیر مقرر کیا جائے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو امیر بنایا جائے اوا گر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمانوں کو اختیار ہے جسے چاہیں اپنا امیر مقرر کر لیں۔[77]

حضرت زید بن حارثہؓ کا تعلق بنو کلب سے ہے۔[78] حضرت جعفر طیارؓ نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہے۔[79] حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کا تعلق قبیلہ خزرج سے ہے۔[80]

جیش سریہ خبط ابی جہینہ:

رجب ۸ھ میں نبی پاک ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں ۳۰۰ سواروں کو روانہ کیا۔[81] حضرت ابو عبیدہؓ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن أهيب بن ضبة بن الحارث بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة القرشي الفهري**[82]

حضرت ابو قتادہ ربعی الانصاریؓ:

شعبان ۸ھ میں ۱۵ آدمی حضرت ابو قتادہؓ کی قیادت میں بنو غطفان کی طرف بھیجے گئے۔ رمضان ۸ھ میں حضرت ابو قتادہؓ کی امارت میں ۸ آدمیوں کو بطن اضم کی طرف بھیجا جہاں اشجع اور جہینہ رہتے تھے۔[83]

حضرت ابو قتادہ ربعی الانصاریؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ان کا مشہور نام الحارث ہے جبکہ علامہ واقدیؒ، ابن القداحؒ اور ابن الکلبیؒ کے بقول ان کا نام نعمان ہے۔ایک قول کے مطابق ان کا نام عمرو ہے۔آپؓ انصاری صحابی ہیں۔[84]

سریہ عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ:

نبی کریم ﷺ کو جب معلوم ہوا کہ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ نامی شخص نے ایک بڑا لشکر ترتیب دے کر غابہ میں پڑاؤ ڈالا ہے اور نبی پاک ﷺ سے جنگ کرنا چاہتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ کو دو مسلمان آدمیوں کے ہمراہ معلومات حاصل کرنے کے لیے روانہ کیا۔[85] آپؓ کا نام سلامہ یا عبید

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہے۔آپؓ کا تعلق قبیلہ اسلم سے ہے۔آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **عبيد ابن عمير بن أبي سلامة بن سعد، من ولد عبس بن هوازن بن أسلم بن أفصى الأسلمي**[86]

سریہ خالدؓ بن ولید:

شوال ۸ھ میں نبی پاک ﷺ نے ۳۰ شہسواروں کے ساتھ حضرت خالدؓ بن ولید کو عزی کی طرف روانہ کیا۔اس کے بعد نبی کریم ﷺ ن حضرت خالدؓ بن ولید کی نگرنی میں ۳۵۰ مہاجرین وانصار اور بنو سلیم کے ساتھ بنو جذیمہ کی جانب بھیجا۔[87]

حضرت خالدؓ بن ولید کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو مخزوم سے ہے۔آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے:**خالد بن الوليد بن المُغيرة بن عبد الله بن عمر بن مخزوم بن يَقَظَة ابن مُرَّة القُرَشِي المخزومي**[88]

سریہ ابو عامر اشعریؓ:

رسول اللہ ﷺ حنین میں مشرکین کو شکست دے کر جب واپس تشریف لائے تو ان کے ایک گروہ نے اوطاس کے مقام پر ایک لشکر ترتیب دیا تو نبی پاک ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے چچا ابو عامر اشعریؓ کو ایک جماعت کے ہمراہ بھیجا جن میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بھی شامل تھے۔[89]

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ان کے اصل نام میں اختلاف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کا نام عبد اللہ بن ہانی کہا گیا ہے جبکہ امام بخاریؒ نے ان کا نام عبید بن وہب بتایا ہے۔ایک قول کے مطابق عبد اللہ بن عمار ہے۔ایک اور قول کے مطابق عبید اللہ ہے۔آپؓ کا تعلق یمنی قبیلہ ازد کی شاخ اشعر سے ہے۔[90]

سریہ عیینہ بن حصن الفزاریؓ:

محرم ۹ھ میں نبی پاک ﷺ نے بشیر بن سفیانؓ کو صدقات وصول کرنے بنو کعب کی طرف بھیجا۔وہاں بنو تمیم بھی تھے۔بشیر بن سفیانؓ نے جانور وصول کیے تو بنو تمیم کہنے لگے اتنی بڑی تعداد میں ہم جانور نہیں جانے دیں گے۔بشیرؓ خالی ہاتھ مدینہ لوٹ آئے تو اس پر نبی کریم ﷺ نے عیینہ بن حصنؓ کو بنو تمیم کی تادیب کی غرض سے ۵۰ سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔[91]

آپؓ کا نام عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر الفزاري ہے۔آپؓ کی کنیت ابو مالک ہے۔فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔آپؓ کا تعلق بنو فزارہ سے ہے۔[92]

سریہ قطبہ بن عامرؓ:

نبی پاک ﷺ نے صفر ۹ھ میں قبیلہ خیثم کی سرکوبی کے لیے ۲۰ آدمیوں کے ساتھ حضرت قطبہ بن عامرؓ کو روانہ کیا۔[93] آپؓ کا نام قطبہ بن عامر اور کنیت ابو زید ہے۔آپؓ کا تعلق انصاری قبیلہ خزرج سے ہے۔آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **قطبة بن عامر بن حديدة بن عمرو بن سواد بن غنم بن كعب بن سلمة الأنصاري الخزرجيّ**[94]

سریہ ضحاک بن سفیان:

۹ھ میں نبی پاک ﷺ نے بنو کلاب کی طرف ضحاک بن سفیان کو روانہ کیا۔آپؓ نے ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا جس پر مزاحمت وئی اور بنو کلاب کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔[95] آپؓ کا تعلق بنو کلاب سے ہے۔آپؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: **الضحاك بن سفيان بن عوف بن كعب بن أبي بكر بن كلاب الكلابي**.[96]

سریہ علقمہ بن مجزز المدلجیؓ:

ربیع الآخر ۹ھ میں حضرت علقمہ بن مجزز کو ۳۰۰ افراد کے ساتھ اہل حبشہ کے ان لوگوں کی طرف بھیجا جو جدہ میں لوٹ مار کیا کرتے تھے۔[97] آپؓ کا نام **علقمة بن مجزّز ابن الأعور بن جعدة بن معاذ بن عتوارة بن عمرو بن مدلج الكناني المدلجي** ہے۔آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو مدلج سے ہے۔[98]

سریہ علی بن ابی طالب:

نبی پاک ﷺ نے ربیع الآخر ۹ھ میں حضرت علیؓ کی قیادت میں ۲۰۰ انصار بنو طے کے بت ڈھانے کے لیے روانہ کیا۔[99]

غزوہ تبوک:

رجب ۹ھ میں نبی کریم ﷺ نے روم سے جہاد کرنے کا حکم دیا اور ۳۰ ہزار مجاہدین لے کر شام کی طرف روانہ ہوئے۔[100]

حضرت علیؓ کو مدینہ پر نائب امیر فررمایا۔[101] اسی غزوہ میں قیام کے دوران نبی کریم ﷺ نے بنو کندہ کے سردار اکیدر بن عبدالملک سے مقابلے کے لیے حضرت خالدؓ بن ولید کو روانہ کیا۔اس کے بعد نبی پاک ﷺ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو ۴۰۰ سواروں کی قیادت میں دومۃ الجندل میں اکیدر بن عبدالملک کی طرف روانہ کیا۔[102]

خلاصہ بحث:

زمانۂ جاہلیت میں عرب قوم کے نزدیک افراد کی بجائے صرف قوم اور قبیلہ عزت و برتری کا معیار اور پہچان کا واحد ذریعہ تھا۔ کسی شخص کے معتبر اور معزز ہونے کے لیے ضروری تھا کہ وہ کسی اعلیٰ نسب خاندان اور قبیلے کا فرد ہو۔ قبیلہ کی بنیاد پر ہی افراد کو مختلف عہدوں اور مناصب عطا کیے جاتے۔اس کی مثال یہ بھی ہے کہ خانہ کعبہ تولیت، کعبہ کی حفاظت، لشکروں کی قیادت، اقتدار اور اختیارات کے لیے قریشی ہونا لازمی شرط تھی۔ کسی غیر قریشی شخص کو عہدہ و منصب عطا نہ کیا جاتا۔ اسلام نے اس سوچ کی نفی کرتے ہوئے عزت و برتری کا معیار صرف تقویٰ کا قرار دیا اور اسی تقویٰ کی بنیاد پر نبی کریم ﷺ نے مختلف قبائل و خاندان سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام کو مختلف عہدے اور ذمہ داریاں عطا کیں جن میں کاتبینِ خطوط، غزوات و سرایا میں لشکر کی قیادت، نبی کریم ﷺ کے سفیر کی حیثیت سے دوسری اقوام کے سرداران تک اسلام کی دعوت پہنچانا، غزوات کے دوران نبی کریم ﷺ کے نائب کی حیثیت سے مدینہ میں حاکم کا عہدہ جیسے فرائض شامل ہیں۔ غزوات و سرایا میں قائدینِ لشکر کا تعلق صرف قریش سے نہیں بلکہ غیر قریشی مہاجرین اور انصار کے مختلف قبائل سے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسلامی اخوت کو مد نظر رکھتے ہوئے خاندان اور قبیلہ کا فرق کیے بغیر یہ ذمہ داریاں صحابہ کرام ﷺ میں موجود صفات کی بناء پر انہیں عطا کیں اور بہترین کارکردگی پر انہیں سراہا۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ نے نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت پیش پیش رہے۔

یہ مطالعہ صلح حدیبیہ کے بعد عہدِ نبوی ﷺ میں مختلف مناصب اور ذمہ داریوں کی تقسیم کا جامع اور تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد اسلامی ریاستِ مدینہ کو سیاسی استحکام حاصل ہوا اور اس کی حدود میں نمایاں وسعت آئی۔ جس کے نتیجے میں نبی کریم ﷺ کی انتظامی، عسکری اور دفاعی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس نئے مرحلے ہر آپ ﷺ نے ریاستی نظم و نسق کو مؤثر بنانے کی غرض سے صحابہ کرامؓ کو ان کی اہلیت، ذہانت، فہم و فراست اوت تقویٰ کی بنیاد پر اہم ذمہ داریاں سونپیں۔

اس تحقیق میں رسول اللہ ﷺ کے سفیروں کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ جنہیں مختلف قبائل اور غیر مسلم حکمرانوں کے پاس اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا گیا۔ ان سفیروں نے نہایت حکمت و دانئی اور حسنِ اخلاق کے ساتھ دعوت و سفارت کے فرائض سر انجام دیے۔ اسی طرح کاتبینِ خطوط کی خدمات کا بھی نمایاں ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے قرآن و سنت کی حفاظت اور سرکاری مراسلت میں بنیادی کردار ادا کیا۔ مطالعے میں غزوات کے دوران مدینہ منوری میں مقرر کیے جانے والے نائبین اور حکام کا بھی ذکر ہے جو نبی کریم ﷺ کی عدم موجودگی میں حفاظتی اور انتظامی امور انجام دیتے تھے۔ اسی طرح سرایا اور فوجی مہمات میں مقرر امراء اور قائدین کا تذکرہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ عسکری قیادت صرف ایک قبیلے تک محدود نہیں تھی بلکہ مہاجرین اور انصار کے مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کو قیادت سونپی گئی۔ تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل عرب معاشرے میں عزت، قیادت اور عہدہ قبائلی نسب اور خاندانی برتری کی بنیاد ہر کیا جاتا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس تصور کو ختم کرتے ہوئے تقویٰ، صلاحیت اور کردار کو معیارِ فضیلت قرار دیا۔ آپ ﷺ کا یہ عملی نمونہ اسلامی اخوت و مساوات اور عدل کا مظہر ہے۔ یہی منصفانہ نظام صحابہ کرامؓ کے خلوص، وفاداری اور مؤثر کارکردگی کا سبب بنا اور اسلامی ریاست کے استحکام اور اسلام کی تیز رفتار اشاعت میں بنیادی کردار ادا کیا۔

---

[1] حسین بانو، ڈاکٹر، **رسول اکرم ﷺ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی**، ادارہ تحقیقات سیرت النبی ﷺ، کراچی، اکتوبر ۲۰۱۸ء، ص: ۲۰۵۔

[2] ابن عبد البر، أبو عمر، يوسف بن عبد الله، **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، المحقق: علي محمد البجاوي، مكتبة نهضة مصر بالقاهرة، ۱۳۸۰ ه، ۲۴۲/۲.

[3] ابن سعد، محمد بن سعد بن منيع الهاشمي، **الطبقات الكبرى**، محقق: محمد عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية – بيروت، ۱۴۱۰ه، ۱۵۳/۴.

[4] ابن حجر العسقلاني، ابن حجر العسقلاني، **تهذيب التهذيب**، مطبعة دائرة المعارف النظامية، حيدرآباد الدكن – الهند، ۱۳۲۵ه، ۳٦٦/۱۰.

[5] الزركلي، خير الدين بن محمود، **الأعلام**، دار العلم للملايين، بيروت، ۲۰۰۲م، ۴۱/۸.

[6] ابن عبد البر، أبو عمر، يوسف بن عبد الله، **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**،المحقق: علي محمد البجاوي، مكتبة نهضة مصر بالقاهرة، ۱۳۸۰ه، ۱۱۸۴/۳.

[7] ايضا، ۱۱۸۸/۳.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

8 ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي، **الإصابة في تمييز الصحابة**، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض، دار الكتب العلمية – بيروت، ١٤١٥ه، ٢٨٢/١.

9 **تهذيب التهذيب**، ٠٦/٨.

10 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٣٣٥/٣.

11 ايضا، ٤/٢.

12 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ٤٦١/٢.

13 المقدسي، أبو محمد عبد الغني بن عبد الواحد، **الكمال في أسماء الرجال**، الناشر: الهيئة العامة للعناية، الكويت، ١٤٣٧ه، ٣٢٥/١.

14 **تهذيب التهذيب**، ١٣٩/٤.

15 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٠٣٨/٣.

16 الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله، **تذكرة الحفاظ**، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، ١٤١٩ه، ٢٧/١.

17 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ١٢٠/٦.

18 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ٨٦٥/٣.

19 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٥٥/٣.

20 ايضا، ٧٠/٣.

21 **الكمال في أسماء الرجال**، ٢٥٩/١.

22 **الطبقات الكبرى**، ٦/٢.

23 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٦٨٢/٣.

24 **الطبقات الكبرى**، ٨/٢.

25 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٧٤٠/٤.

26 **الطبقات الكبرى**، ١٥٥/٤.

27 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٧٦/٤.

28 ايضا، ٢٤/٣.

29 **تهذيب التهذيب**، ١٣٩/٤.

30 **الطبقات الكبرى**، ٣٦/٢.

31 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ٨٩٨/٣.

32 **الكمال في أسماء الرجال**، ٣٦٦/١.

33 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٣٧٧/٣.

34 ابن برهان الدين، علي بن إبراهيم، **السيرة الحلبية**، دار الكتب العلمية – بيروت، ١٤٢٧ه، ٢١٣/٣.

35 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ١٠٥/٢.

36 **الطبقات الكبرى**، ٤/٢.

37 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٠٢٠/٣.

38 **الطبقات الكبرى**، ٤/٢، ٥.

39 **الكمال في أسماء الرجال**، ١٦٣/١.

40 **الطبقات الكبرى**، ٧/٢.

41 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٣١/٤.

42 ابن هشام، جمال الدين، **السيرة النبوية لابن هشام**، محق: مصطفى السقا، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي مصر، ١٣٧٥ه، ٥٠/٢.

43 **الكمال في أسماء الرجال**، ٢٥٩/١.

44 **الطبقات الكبرى**، ٧/٢.

45 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٦٨٢/٣.

46 **الطبقات الكبرى**، ٣٩/٢.

47 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ٧٨٠/٣.

48 الواقدي، محمد بن عمر، **المغازي للواقدي**، تحقيق: د مارسدن جونس، جامعة أكسفورد - لندن، ١٩٦٦م، ٣٤٩/١.

49 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٣٧٧/٣.

50 ابن سيد الناس، أبو الفتح، محمد بن محمد، **عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير**، تعليق: إبراهيم محمد رمضان، دار القلم بيروت، ١٤١٤ه، ١٣١/٢.

51 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٠٨٠/٣.

52 الندوي، أبو الحسن علي، **السيرة النبوية لأبي الحسن الندوي**، محقق: عبد الماجد الغوري، دار ابن كثير، بيروت، ١٤٢٥ه، ص:٦٦٣.

53 العازمي، موسى بن راشد، **اللؤلؤ المكنون في سيرة النبي المأمون**، المكتبة العامرية – الكويت، ١٤٣٢ه، ٢٥٢/٣.

54 **الطبقات الكبرى**، ٦٦/٢.

55 ايضا، ٦٧/٢.

56 **السيرة النبوية لابن هشام**، ٦٤٠/٢.

57 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٣١٠/٣.

58 **زاد المعاد في هَدي خير العباد**، ٣١٨/٣.

59 **تذكرة الحفاظ**، ٩/١.

60 **زاد المعاد في هَدي خير العباد**، ٣١٨/٣.

61 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١١٤٤/٣.

62 **زاد المعاد في هَدي خير العباد**، ٣١٨/٣.

63 **الكمال في أسماء الرجال**، ٣٢٩/١.

64 **زاد المعاد في هَدي خير العباد**، ٣١٨/٣.

65 **تهذيب التهذيب**، ٤٦٤/١.

66 **زاد المعاد في هَدي خير العباد**، ٣١٨/٣.

67 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ٧٥/١.

68 **السيرة الحلبية**، ٢٦٢/٣.

69 ايضا، ٣٦٥/٣-٣٦٧.

70 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٢٣٢/٥.

71 القسطلاني، أحمد بن محمد بن أبى بكر **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**، المكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر، س-ن، ٣٥٤/١.

72 **السيرة الحلبية**، ٣٦٥/٣-٣٦٧.

73 ايضا، ٢٦٧/٣.

74 **الأعلام للزركلي**، ١٥٨/٣.

75 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٣٢٣/٣.

76 **السيرة الحلبية**، ٢٦٧/٣.

77 الشامي، محمد بن يوسف الصالحي، **سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد**، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، ١٤١٤ه، ١٤٤/٦.

78 **الكمال في أسماء الرجال**، ٢٥٩/١.

79 **تهذيب التهذيب**، ٩٨/٢.

80 **الكمال في أسماء الرجال**، ٣٢٩/١.

81 **السيرة الحلبية**، ٢٦٩/٣.

82 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٧١٠/٤.

83 **عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير**، ٢٠٦/٢.

84 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٢٧٢/٧.

85 **السيرة الحلبية**، ٢٧٢/٣.

86 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٤٨/٤.

87 **السيرة الحلبية**، ٢٧٥/٣.

88 **الكمال في أسماء الرجال**، ٢٣٥/١.

89 **السيرة الحلبية**، ٢٧٥/٣، ٢٧٦.

90 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٢١١/٧.

91 **سبل الهدى والرشاد**، ٢١٢/٦.

92 **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**، ١٢٤٩/٢.

93 **السيرة الحلبية**، ٢٨٦/٣.

94 **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٣٣٨/٥.

95 **الطبقات الكبرى**، ١٢٣/٢.

96 **تهذيب التهذيب**، ٤٤٤/٤.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

[97] **الطبقات الكبرى**، ١٢٣/٢.

[98] **الإصابة في تمييز الصحابة**، ٤٦٠/٤.

[99] خطاب، محمود شيت، **الرسول القائد**، دار الفكر، بيروت، ١٤٢٢ه، ص: ٣٧٣-٣٧٥.

[100] السيد الجميلي، **غزوات النبي صلى الله عليه وآله وسلم**، دار ومكتبة الهلال – بيروت، ١٤١٦ه، ص: ١٤٥.

[101] **زاد المعاد في هدي خير العباد**، ٧٠٣/٣.

[102] **اللؤلؤ المكنون في سيرة النبي المأمون**، ٣٣٢/٤.